

یونیفارم یا یکسان سول کوڈ

سے دین اسلام کی آزادی سلب ہوتی ہے

حضرت مولانا ناصر ابوالحسن علیٰ منی زادی

مورخ ۲۰، دیسمبر ۱۹۸۷ء مطابق ۱۴۰۶ھ کو
بعد غازی مغرب دارالعلوم ندوہ العلماء کی دینی و دینی مسکنہ میں جو
حضرات اساتذہ کرام طلباء دارالعلوم اور اعیان مکھنہ
سے کچھی کچھ بھری ہوئی تھی، مفتکہ السلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی
ندوی مدظلہ العالی نے مسٹر انوار فراز افغانی رفرمائلی جسے عنزیزم
شیخ الرحمن نے پیپ کی مدعے نقل کیا۔ افادہ عمر کی
خاطر ہے ناظرین کی بارہی ہے۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة
والسلام على سيد المرسلين
نحاتم النبین محمد والکه
وصحبہ اجمعین ومن تبعهم
بالحسان ودعی بدعوتهم
الی يوم الدین — اما بعد:
یا ایها الذین آمنوا کونوا
قوامین لللہ شهدۃ بالقطط
کھٹا یو اور دستو !

دُنیا میں ہمیتہ بڑی بڑی
بَدْلیں ہوتی رہیں، انقلابات
آتے ہے، اچھے بھی اور بے بھی،
بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے، تُن
خط کر پیدا ہوئے، اور ان فتنوں
در خطر دل کو دور بھی کر دیا گیا، وہ
اکل بادل کی طرح چھٹ گئے، ہر کی
اچ دوڑ ہو گئے، ان کے پیچے دو گی
تو آسانی کے ساتھ دیکھ لیتے ہیں کہ
جی ہددو جی کا گھنڈا، والد کے از

پسروں (کردہ لوگوں سے
بلند ہوتے ہیں۔ موید من الشہر ہوتے
ہیں، ان کے ساتھ آسمانی تائید
ہوتی ہے، اور آسمانی لشکر ہوتے ہیں
اور دہ سرچشمہ ہوتے ہیں صبح
ارادے اور تعلیم کا) تو ان انبیاء، کرام
کو چھوڑ کر ان کے نائبین علاء ربانی
صحیح قائدین اور ملت کے رہنماؤں
کی اگر تاریخ دیکھی جائے اور ان
الفیضات کے پیچے ان کا سراغ
لگایا جائے تو میں بھتا ہوں کہ شاید
زندگی کے فیصلہ اور عزم کو پہلی بھگ ملنی
چاہیے، اس سے زیادہ اس کی ہست
تیم کی بانی ہائیکامس کے افراد

کالی لگنی، اور کفن برداش، کفن
نڈھ کر نوگ میدان میں اترے یعنی
ت کم نگاہیں اس کا پتہ لگاتی ہیں کہ
نکے پیچھے حقیقت میں کوئی عزم اور
لی اعلان نہ کرنا، یہ محسنوں پا سیں نہیں
ہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ فوجیں خود
درجہ کرتے لگیں، یا کسی ملت
کسی معاشرے میں، کسی انسانی
معے میں یا کسی ملک کی آبادی
کوئی عذر پسپا ہو جائے، اور گنے
خٹکے کو دور کر دے، اس کے
بیٹے میں صفائی اڑا ہو جائے، اس
جیکچے کسی حاجی عزم کا عزم،

قریان کی خوبیاں

ذی الحجه کے پہلے دس دن :- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ کو کوئی نہ دخے اخ

اک دوسرے موقع مر فاما :-

”عشرہ ذی الحجه کے دس دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب دنوں سے افضل ہیں اور ان دنوں میں عبادت اللہ تعالیٰ کو سب دنوں سے زیادہ پسند ہے الٰہ تم ان دنوں میں محنت سے لا الہ الا اللہ اول اللہ اکبَر کہتے رہو، ذکرِ الہی بہت کرتے رہو۔ اور ان دنوں میں ایک روزہ ایک سال کی روزوں کے برابر ہے، اور نیکی کا ثواب سات سو نیکیوں تک ہے،“ (تم غیب و ترہیب

اب سے یہ قافر مایا :-
بتو شخص وعد کے دن یعنی دلوں ذی الحجه کا، روزہ رکھنے کا اٹ تھا اس روزہ
کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کی لغزشوں کا کفارہ بنادے گا۔

مسئلہ :- ذی الحجه کی دس تاریخ سے یک تیرہ تاریخ تک روزہ رکھنا حرام ہے، لہذا کی بوفیلت ہے، وہ صرف عوف کے دن یعنی اُنیں ذی الحجه کی ہے،
مسئلہ :- اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ
 اللہ اکبر ولا اللہ الحمد، اسے تحریک شریق ہے تھے میں، اسے مددو

بُنِ رَادَار سے اور جو روں پوپسٹ ادا رے پر رہا واجب ہے۔
یہ تبکیرات اصل میں قرآن پاک کی آیت "كَذَلِكَ سَخْرَةٌ
لَكُمْ لَتَكْبِرُوا إِلَّهٗ عَلَىٰ مَا هُدَأَكُمْ وَلَا شَرِّ الْمُحْسِنِينَ كَيْفَ يُزِيرُ
مِنْ بَهَارٍ دُرْدَزَه کا بیان ہے ماں بھی یہی حکم ہے وَلَا تَكُلُوا الْعُدَةَ وَلَا تَكْبِرُوا إِلَّا
عَلَىٰ مَا هُدَأَكُمْ وَلَا عَلَىٰ كِبَرِ تِشْكُرٍ وَلَا رُونَهُ جو کچھ فرق ہے بس شکر ادا کرنے
کافیق ہے قرآن جو ہماری زندگی کا رہنا اور گامئد ہے، اس کے ملنے پر شکر ادا کرنے
ہے اور یہ شکر بڑھتے بڑھتے رسول بعد اتنا قوی اور مستحکم ہو گیا کہ احسان کے
میں آگیا، یہاں احسان سے مراد وہ حدیث قدسی ہے جس کے راوی حضرت عمر
یعنی اللہ کی عبادت اس طرح کر دکہ تم اے دیکھ رہے ہو، لیکن اگر تم اے
دیکھو بُلکے تو یہ خیال ضرور کر دکہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

قرآنی کی فضیلت | حدیث میں ہے کہ "قرآن کے دلوں میں قربانی سے نہ

اہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر قربانی کی جائے تو جانور کا خون زمین پر گرنے پہلے ہی اللہ تعالیٰ سے قبول کر لیتا ہے۔ (ترغیب)

ایک اور روایت میں ہے کہ قربانی کے جانور کا ایک ایک بال اس کے ہونے ایک نقطہ نہ صرف یہ کہ گناہوں اور لغزشوں کی معافی کا سبب ہے، بلکہ اس کا ہر عفوا درہ رہا حتیٰ کہ اس کی کھال، اس کے کفر، اس کے بینگ بلکہ اس کے جسم کا رداں روائیں سب عمل میں رکھے جائیں گے، اور قربانی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن بڑھائیں گے!

قربانی ہر صاحب و سمعت مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے، حضور صلیم -
عن کَانَ لِلْمُسَعَةِ وَلَمْ يَخْجُمْ فَلَا يَقْرَبُ تِمْصَالَاتَ (جس نے نجاش اور سوت کا دیکھ دیا
کی وجہ کاری عین گاہ کے قریب کھی نہ آئے) صَلَّهُ : - بھیڑ ادنیہ اور بکری ایک آدمی کے طبق
ایک ہی ہو سکتا ہے، البتہ بڑے جانوروں کی قربانی میں مات آدمی شرکیہ ہو سکتے ہیں، قربانی کو
بے عیب یعنی اندر ہا، کانا اور لنگدا نہیں ہونا چاہئے، ۰۰

لے کر جماعت اور مکاتب فکر، اور
اداروں اور ایجنسیوں میں انتشار
پا بے، اور وہ اسلام جس کا ڈھانچہ
سر اسر، یثار و قربانی پر تامُ ہوتا
ہے اس کا ایک ایک جوڑ ڈھیلا ہو رہا
ہے، حتیٰ کہ ہمارے وہ ممالک جن کو
اس وقت کی تیرہ دناریک دنیا میں
جوز ماننے جا ہمیت کو بھی مات کے لئے
رہی ہے۔ اسلام کی نمائندگی کا دل
ادا کرنا چاہیے تھا۔ قربانی کی روایج
کے فائی ہونے کے سبب دوسرا دل کے
خوشیں ہو گر رہے گئے۔

عید الاضحیٰ میں جانور اس لئے
نہیں ذبح کئے جاتے کہ خدا کی زمین
خون سے لا لزار ہو جائے بلکہ یہ
قریبان کسی بلند مقصد کے نئے کی جاتی
ہے، اور پچا سطح نظر سامنے ہوتا ہے
اور یہ پاکیزہ مقصد اللہ تعالیٰ کے
طاعت کو اپنے امدادی داری

کھیت، تا جا رُزِ ملیعہ سے اسی مال
کھانے کی شکل میں ہوتا ہے، تم کو
جہنم کی طرف کھینچے گا۔ دیکھو یاد رکھو
کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنم کی طرف کھینچنے
والے تطریوں کی طاقت ہم سے بڑھ
جائے، اور ہمارا زور نہ چک سکے ۔
عنوان کے الفاظ پھر سے دھرا بیجھے
کہ : ”اسلام کا سارا ڈھانچہ
قریبی و ایثار پر قائم ہے“
عید الاضحیٰ میں جانور کی قربانی
اس یادگار قربانی کو یاد دلاتا ہے
جس کے بعد ہر قربانی آسان ہو جاتی
ہے، ہم دیکھیں کہ کیا اس قربانی
ہمارے بعد بُقربانی میں کوئی حرکت
اور جوش ددولہ پیدا کیا؟

کرنے ہوتا ہے جس کے ذریعہ نفس
کو رذالت کی آلاتشوں سے پاک کیا
جاتا ہے تاکہ پاکیزہ قدریں ابھریں،
دل میں فدا کاری اور جاں مثارتی کا
عذر بہ پیدا ہو علم دہسریں ضبط کلمات
کلستان پیدا ہو، اور دہ کام جو
شكل دشوار معلوم ہوتے ہیں قربانی
ن کو آسان کر دے۔ یہ ہے عید الاضحیٰ
میں یہاں افراد کی قربانی کی اصل دوح
اسی لئے قربانی نکلنے والا جانور کی
گردن پر جھپٹی چلانے سے پہلے
پانے ربکے سامنے افراد کرتا ہے اور
کہتا ہے۔
”میں نے پوری بھروسی کے ساتھ
امنارخ ٹھیک غدائی حفظ کر لیا۔“

بکتے آسماؤں اور زمینیوں
کو پیدا کیا، اور میں شرک کرنے
والوں میں سے نہیں ہوں، بلکہ
میری نماز، میری ترباتی، میری
زندگی اور موت سب رب العالمین
کے لئے اس کا کوئی شرک نہیں
اس کا مجھے حکایتگا

کمل پانچ حصے	ادمی مسلم اور فرماتا تیردار بھی خدا یا : یہ تیسکر ہی حضور پیش ہے اور تیرا ہی دیا ہوا ہے
تالپر : محمد کاظم نردھے	اس کے بعد پھر وہ بڑی عجیب بعیت کے ساتھ جانور کے لگے پر چھری پھیرتے ہوئے کہتا ہے :
قیمت حصہ اول ۵/۵ روپے	
دوم ۵/۵	
سوم ۵/۵	
چوتام ۵/۵	
پنجم	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہت مدد و مصیرہ یا ہے، ایک
زیبادت کا ہے، فرانس اداگنے کا
وہ ایک نک محفوظ ہے، لیکن بتاؤں گا
آپ کو کان عبادات کا بھی یقین نہیں
ہے، اگر تنازل کا اور پیمانہ کا سفر
شروع ہو گیا تو ایک حصے ہے جو معاشر
قوایں سے تعلق رکھتا ہے نیز افراد کے
باہمی رابطہ کا شرعی طریقہ، تکالیف و طلاق
حفاظت کے سائل، ترکہ کی تقسیم
ہے دقت دغیرہ ان چیزوں کو برطاوی
حکومت نے بھی اپنی حقیقت پسندی
سے اور اس سیاسی بحثے پر برطاوی
قوم کو حاصل ہو گیا تھا، اور اس میں وہ
محض اپنے عمل کی بجائے Practical
(۱۹۵۶) کہتے ہیں (تابع تھی، وہ
کوئی خداگی رفائے کے یا حضرت مسیح
علیٰ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں
تھی اس کو حکومت کرنا تھا اس سے
کوئی حکومت کی آنکھ سالمت ہے
وہ لکھتے پڑھتے رہیں، جتنا چاہیں.
قرآن شریف پڑھیں، عافظ قرآن
ہو جائیں، رات پھر عبادات کریں، ہمارا
کوئی نقشان نہیں، ہمارا نظم و نسق
برقرار ہے، اور انہوں نے پرستی لاء
کو بالکل نہیں چھوڑا۔ اور کارکر بھئی مسجد
بناد، نمازیں پڑھو، اور آپ کو معلوم
ہے کہ ان کے زمانے میں مسجدیں بنانے
کی وجہ ناشی تھی اور جو اس میں ہمودت
تھی وہ بھی نہیں رہی، ان کے زمانہ
میں مسجدوں کا اگر آپ اندازہ لگائیں
تو آپ دیکھیں گے کہ اس وقت یہ تھا کہ
جہاں بھی چاہیے، اگر آپ کی زمین قانونی
ہائیکے پر ہے تو آپ متنی چاہے مسجد
اور جامع مسجد بنائیں، اور یہ انگریزوں
کی حقیقت پسندی تھی۔

جب ہمارا دستور بننے کا وچھنکہ
ہندو اور مسلمان دوں نے اس ملک کو
آزاد کرانے کے لئے برابر کی جدوجہد
کی تھی بلکہ انگریزوں کے اعتراضات تو
یہ میں کوئی شرع کا ہنگامہ مسلمانوں کا
شروع کرایا ہوا ہے آپ (R.H.)
کی کتاب پڑھیں Hunter by the Indians
و آپ کو (Muslimans) معلوم ہو گا کہ وہ ہے میں کیے چنگاری
سید محمد اشٹر صاحب کی جماعت
ظاہر گردناہک سبب پڑھیں ہی بھکری کو
کی مشتعل کی ہوئی ہے رکھی ہوئی ہے
کوئی زندگی کرنا ہیں کم کو پوری آزادی پر مصلحتی
جس نے آگ پیدھی اور جو بعد میں شد
ملک آزاد ہونے کے بعد ہم کو مکمل نہیں اور
ان کے سامنے تھر بھٹاکاں میں طور پر
مسلمان طوؤں کا، کہ ان کا یہ حصہ بڑا
ہے اس کو ہائیکے Consituent ہے
کے منگامدہ کی صورت میں نظر ہوئی اور
اس کو ہائے نکھلے لگائے۔ مثلاً ہنکھ

بہت مدد و مصیرہ یا ہے، ایک
زیبادت کا ہے، فرانس اداگنے کا
وہ ایک نک محفوظ ہے، لیکن بتاؤں گا
آپ کو کان عبادات کا بھی یقین نہیں
ہے، اگر تنازل کا اور پیمانہ کا سفر
شروع ہو گیا تو ایک حصے ہے جو معاشر
قوایں سے تعلق رکھتا ہے نیز افراد کے
باہمی رابطہ کا شرعی طریقہ، تکالیف و طلاق
حفاظت کے سائل، ترکہ کی تقسیم
ہے دقت دغیرہ ان چیزوں کو برطاوی
حکومت نے بھی اپنی حقیقت پسندی
سے اور اس سیاسی بحثے پر برطاوی
 القوم کو حاصل ہو گیا تھا، اور اس میں وہ
محض اپنے عمل کی بجائے Practical
(۱۹۵۶) کہتے ہیں (تابع تھی، وہ
کوئی خداگی رفائے کے یا حضرت مسیح
علیٰ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں
تھی اس کو حکومت کرنا تھا اس سے
کوئی حکومت کی آنکھ سالمت ہے
وہ لکھتے پڑھتے رہیں، جتنا چاہیں.
قرآن شریف پڑھیں، عافظ قرآن
ہو جائیں، رات پھر عبادات کریں، ہمارا
کوئی نقشان نہیں، ہمارا نظم و نسق
برقرار ہے، اور انہوں نے پرستی لاء
کو بالکل نہیں چھوڑا۔ اور کارکر بھئی مسجد
بناد، نمازیں پڑھو، اور آپ کو معلوم
ہے کہ ان کے زمانے میں مسجدیں بنانے
کی وجہ ناشی تھی اور جو اس میں ہمودت
تھی وہ بھی نہیں رہی، ان کے زمانہ
میں مسجدوں کا اگر آپ اندازہ لگائیں
تو آپ دیکھیں گے کہ اس وقت یہ تھا کہ
جہاں بھی چاہیے، اگر آپ کی زمین قانونی
ہائیکے پر ہے تو آپ متنی چاہے مسجد
اور جامع مسجد بنائیں، اور یہ انگریزوں
کی حقیقت پسندی تھی۔

جب ہمارا دستور بننے کا وچھنکہ
ہندو اور مسلمان دوں نے اس ملک کو
آزاد کرانے کے لئے برابر کی جدوجہد
کی تھی بلکہ انگریزوں کے اعتراضات تو
یہ میں کوئی شرع کا ہنگامہ مسلمانوں کا
شروع کرایا ہوا ہے آپ (R.H.)
کی کتاب پڑھیں Hunter by the Indians
و آپ کو (Muslimans) معلوم ہو گا کہ وہ ہے میں کیے چنگاری
سید محمد اشٹر صاحب کی جماعت
ظاہر گردناہک سبب پڑھیں ہی بھکری کو
کی مشتعل کی ہوئی ہے رکھی ہوئی ہے
کوئی زندگی کرنا ہیں کم کو پوری آزادی پر مصلحتی
جس نے آگ پیدھی اور جو بعد میں شد
ملک آزاد ہونے کے بعد ہم کو مکمل نہیں اور

بہت مدد و مصیرہ یا ہے، ایک
زیبادت کا ہے، فرانس اداگنے کا
وہ ایک نک محفوظ ہے، لیکن بتاؤں گا
آپ کو کان عبادات کا بھی یقین نہیں
ہے، اگر تنازل کا اور پیمانہ کا سفر
شروع ہو گیا تو ایک حصے ہے جو معاشر
قوایں سے تعلق رکھتا ہے نیز افراد کے
باہمی رابطہ کا شرعی طریقہ، تکالیف و طلاق
حفاظت کے سائل، ترکہ کی تقسیم
ہے دقت دغیرہ ان چیزوں کو برطاوی
حکومت نے بھی اپنی حقیقت پسندی
سے اور اس سیاسی بحثے پر برطاوی
قوم کو حاصل ہو گیا تھا، اور اس میں وہ
محض اپنے عمل کی بجائے Practical
(۱۹۵۶) کہتے ہیں (تابع تھی، وہ
کوئی خداگی رفائے کے یا حضرت مسیح
علیٰ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں
تھی اس کو حکومت کرنا تھا اس سے
کوئی حکومت کی آنکھ سالمت ہے
وہ لکھتے پڑھتے رہیں، جتنا چاہیں.
قرآن شریف پڑھیں، عافظ قرآن
ہو جائیں، رات پھر عبادات کریں، ہمارا
کوئی نقشان نہیں، ہمارا نظم و نسق
برقرار ہے، اور انہوں نے پرستی لاء
کو بالکل نہیں چھوڑا۔ اور کارکر بھئی مسجد
بناد، نمازیں پڑھو، اور آپ کو معلوم
ہے کہ ان کے زمانے میں مسجدیں بنانے
کی وجہ ناشی تھی اور جو اس میں ہمودت
تھی وہ بھی نہیں رہی، ان کے زمانہ
میں مسجدوں کا اگر آپ اندازہ لگائیں
تو آپ دیکھیں گے کہ اس وقت یہ تھا کہ
جہاں بھی چاہیے، اگر آپ کی زمین قانونی
ہائیکے پر ہے تو آپ متنی چاہے مسجد
اور جامع مسجد بنائیں، اور یہ انگریزوں
کی حقیقت پسندی تھی۔

جب ہمارا دستور بننے کا وچھنکہ
ہندو اور مسلمان دوں نے اس ملک کو
آزاد کرانے کے لئے برابر کی جدوجہد
کی تھی بلکہ انگریزوں کے اعتراضات تو
یہ میں کوئی شرع کا ہنگامہ مسلمانوں کا
شروع کرایا ہوا ہے آپ (R.H.)
کی کتاب پڑھیں Hunter by the Indians
و آپ کو (Muslimans) معلوم ہو گا کہ وہ ہے میں کیے چنگاری
سید محمد اشٹر صاحب کی جماعت
ظاہر گردناہک سبب پڑھیں ہی بھکری کو
کی مشتعل کی ہوئی ہے رکھی ہوئی ہے
کوئی زندگی کرنا ہیں کم کو پوری آزادی پر مصلحتی
جس نے آگ پیدھی اور جو بعد میں شد
ملک آزاد ہونے کے بعد ہم کو مکمل نہیں اور

بہت مدد و مصیرہ یا ہے، ایک
زیبادت کا ہے، فرانس اداگنے کا
وہ ایک نک محفوظ ہے، لیکن بتاؤں گا
آپ کو کان عبادات کا بھی یقین نہیں
ہے، اگر تنازل کا اور پیمانہ کا سفر
شروع ہو گیا تو ایک حصے ہے جو معاشر
قوایں سے تعلق رکھتا ہے نیز افراد کے
باہمی رابطہ کا شرعی طریقہ، تکالیف و طلاق
حفاظت کے سائل، ترکہ کی تقسیم
ہے دقت دغیرہ ان چیزوں کو برطاوی
حکومت نے بھی اپنی حقیقت پسندی
سے اور اس سیاسی بحثے پر برطاوی
قوم کو حاصل ہو گیا تھا، اور اس میں وہ
محض اپنے عمل کی بجائے Practical
(۱۹۵۶) کہتے ہیں (تابع تھی، وہ
کوئی خداگی رفائے کے یا حضرت مسیح
علیٰ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں
تھی اس کو حکومت کرنا تھا اس سے
کوئی حکومت کی آنکھ سالمت ہے
وہ لکھتے پڑھتے رہیں، جتنا چاہیں.
قرآن شریف پڑھیں، عافظ قرآن
ہو جائیں، رات پھر عبادات کریں، ہمارا
کوئی نقشان نہیں، ہمارا نظم و نسق
برقرار ہے، اور انہوں نے پرستی لاء
کو بالکل نہیں چھوڑا۔ اور کارکر بھئی مسجد
بناد، نمازیں پڑھو، اور آپ کو معلوم
ہے کہ ان کے زمانے میں مسجدیں بنانے
کی وجہ ناشی تھی اور جو اس میں ہمودت
تھی وہ بھی نہیں رہی، ان کے زمانہ
میں مسجدوں کا اگر آپ اندازہ لگائیں
تو آپ دیکھیں گے کہ اس وقت یہ تھا کہ
جہاں بھی چاہیے، اگر آپ کی زمین قانونی
ہائیکے پر ہے تو آپ متنی چاہے مسجد
اور جامع مسجد بنائیں، اور یہ انگریزوں
کی حقیقت پسندی تھی۔

جب ہمارا دستور بننے کا وچھنکہ
ہندو اور مسلمان دوں نے اس ملک کو
آزاد کرانے کے لئے برابر کی جدوجہد
کی تھی بلکہ انگریزوں کے اعتراضات تو
یہ میں کوئی شرع کا ہنگامہ مسلمانوں کا
شروع کرایا ہوا ہے آپ (R.H.)
کی کتاب پڑھیں Hunter by the Indians
و آپ کو (Muslimans) معلوم ہو گا کہ وہ ہے میں کیے چنگاری
سید محمد اشٹر صاحب کی جماعت
ظاہر گردناہک سبب پڑھیں ہی بھکری کو
کی مشتعل کی ہوئی ہے رکھی ہوئی ہے
کوئی زندگی کرنا ہیں کم کو پوری آزادی پر مصلحتی
جس نے آگ پیدھی اور جو بعد میں شد
ملک آزاد ہونے کے بعد ہم کو مکمل نہیں اور

تعریف حیات لکھنؤ
یہ بخاری شریف کی روایت ہے
یہ نے کس آسانی کے ساتھ پڑھ دی۔
یکن جس وقت اس نے بات بھی ہو گی تو جو
اتارِ حُجَّہ اور نشیب و فراز تھا اس جد
کا دہتہ تاریخ محفوظ نہیں رکھ سکی، مثلاً اس
نق کرتا ہوں "لوعلینا معاشر
الیہود نزلت، لاغرخ ناذلک
الیوم عیداً۔"

میر قیمن کوتا ہوں کہ اس یہودی صالم
نے اس طرح کیا ہو گا، کہ اس کے سر میں
بانی بھرا یا یہ بخت دلت کو مسلمانوں کو
ترستی بڑی نعمت میں، اٹاکب
یعنی اعلان کر دیا گیا، حضرت عرش پر بجا
کر کون سی آیت ہے، یہودی نے اس
الیوم اکملت لكم دینکم
وانتمت علیکم نعمتی
ورضیت لكم الاسلام کے لئے کتنی بڑی فضالت
ہے، اللہ اکبر اسلام کے لئے کتنی بڑی فضالت
ہے، ہمچنان کہ اس کے لئے نہیں ادا ہوتا کہ
کسی طرح ادا کریں حق نہیں ادا ہوتا کہ
تحما "اینقص الدین و أنا حتیٰ"
کیا کترو بیوت ہو اور میں زندہ ہوں؟
میری زندگی، زندگی کی مستحقی نہیں
ابو بکر کا ہے کے لئے خلیفہ رسول ہے
کا ہے کے لئے نائب، کس نے لوگوں نے
اس کے ہاتھ پر بیعت کی، کس نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر نیاز
کے لئے کھڑا کیا، اور آخری نمازوں میں
امام بنایا۔ میری آنکھوں کے سامنے
میکر دستخط دیکھتے میری زندگی میں
کترو بیوت کی جائے اور میں زندہ ہوں
جیفہ میری زندگی پر میں آگے اس
سے زیادہ سخت لفظ نہیں کہہ سکتا۔

اس نے کہ مصالحة حضرت ابو بکر صدیق کا
ہے، کسی اور بیڈر کا معاملہ ہوتا تو میں
اس سے بڑا لفظ ارادو کا کہہ سکتا تھا۔
انسوں سے میری زندگی پر میں زندہ
رہنے کے قابل نہیں، میں کیا انشاہ اور اسکے
رسول کو منہ دکھاؤں گا؟

میکر دکھاؤ! یک دھر
ابو بکر فرمائے زم تھا اسی حرم عظیم نے
تاریخ کارخ بدلتا دیا، عربی میں کہتے ہیں :
ارغم التاریخ علی اَن ينحو
خَوَأْغَيِرَهُ خَوَأْجَدِيدًا۔

تاریخ کو محور کر دیا، گردن پیوں پر کی
لئے کوئی سکر باقی نہیں رہی تھا اسے
ہٹاک ہونے کی لیکن اٹھنے تکہیں اپنی
حکمت سے محفوظ رکھا۔

اسی طرح سے جب اس یہودی
نے کہا کہ: لوعلینا معاشر اليہود
نزلت، تو اس کے چہرے پر ایک
رنگ آیا ہو گا، حسرت کا رنگ آیا ہو گا کہ
افسوس ہے ہم یہودیوں کے حق میں بیات
نہیں ہاڑل ہوئی جس کا نتیجہ ہوا کہ روز
ایک دن بتوت کفر ایسا ہوتا ہے۔ ایک
مشیبت ہے، ایک سبق کام ہمارے

پیدا گردیتے ہیں، ایسی بات کے لئے جس
کا ثابت کرنا بھی مشکل، مثلاً فرض کیجئے
کہ کسی ایسی چیز کو جو بعد کی صدیوں
یہ لوگوں نے اپنے فلوس میں دینی فلوس یا
محبت کے فلوس، یا کسی قوم کے نقل
اور تعلیم میں وہ چیز اختیار کی، اب
اس پر وہ اڑاگے کہ امسال بھی محمد کا جہد
یہیں سے نکلے گا، میساد کا جلد یہیں
ہو گا، اور جلوس یہیں سے نکلے گا، ایسیں
گھوڑے ما تھی ہوں گے، اس میں نعمت
لگائے جائیں گے، اسیں یہ پڑھا جائیکا
اور ہم اس پر جان دے دیں گے۔

یہ عذر کے طے کرنے کی بات
ہے، اور علامہ بھی فقیر علامہ، حمیم نظر
علامہ، خدا ترس علامہ، محتاط علامہ،
دقیق النظر علامہ کے طے کرنے کی بات ہے
کہ یہ دین کا جائز ہے، یہ منصوص ہے
یہ طبعی ہے، یا مختلف فیہ ہے، یہ
مطلوب ہے خدا اور رسول کی طرف سے
بھرا کے بعد چاہے ایک فرد سے یہ
بات شروع ہو (بہت ہی خوش نسب
ہے وہ غصہ، قابل مبارک یاد ہے،
خداء کی زندگی میں برکت دے) ا
کبھی تو اسہے
تعالیٰ اس پر یہ بات واضح کرتا ہے یا
چند افراد پر واضح کرتا ہے، یہ سنت اللہ
ہے، ہوتا آیا ہے، اور کبھی ملت کے
ساتھ بھی فیصلہ کی ضرورت ہے اور
کافیصلہ، ہی اصل ہوتا ہے، اور علامہ
اقبال نے خوب کہا تھا کہ :

پیغ قوی زیر چیخ لاجورد
بے چردن ذوقنوں کا سے رکود
مون اذ عزم و توکل قاہرست
گھر نے دار دا میں بچو ہر کافر است
در گریانش ہزار ار اسم خیز
کو ہزار از ضربت اور یزیر
کسی قوم نے اس نلک یعنی فام
کے پیچے جون ڈی فزوں کے بغیر کوئی
کام نہیں کیا، مومن عزم و توکل سے
فاب آتا ہے، عزم بھی ہو توکل بھی
ہو، توکل خدا پر اپنے اس دین کی صدائے
پلاعتما دیانے بر سر حق ہونے پر،

۔ ۔ ۔ ہندوستان کی دہ
تک برتاؤںی ٹھہر کے کراساکت

۴

اٹھکے کہ زکوہ نہیں ہے، میں علمیں
عالم اسلام میں کسی گوشہ میں ایسی تحریک
نہیں اٹھی، یہ الگ بات ہے کہ
اموال ظاہرہ کیا اموال باطنہ کے بھی
وصول کرنے کا حق حکومت کہے۔ یہ
ایک اخلاقی مسئلہ ہے، یہ آپ کتاب
الاموال میں اور فقر کی کتابوں میں دیکھیں
گے، یہیں عمریک کے طور پر کبھی یہ بات
عالم اسلام کے کسی گوشہ میں نہیں پیدا
ہوئی کہ زکوہ فرض نہیں ہے۔ زکوہ ہم
نہیں دیں گے، اجتماعی طور پر، یہ کرامت
تھی، سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی اور
ان کی عزمیت کا نتیجہ تھا وہ کھٹے
ہو گئے، اور انھوں نے کہا کہ میرے
جیسے جو یہ نہیں ہو سکتا، چنانچہ ہمیشہ
کے لئے فتحہ ختم ہو گیا، یہی ملت کا اصل
 موقف ہونا پا جائے، اپنے دین کے
معابر میں کہ وہ زبان عال اور زبان
قالے اجتماعی طور پر یہ ہے :

"اینقص الدین و أنا حتیٰ"
یہیں میں بتاتا ہوں، میں ادیان
دل کی تاریخ کا ادنی طالب علم ہوں
کہ ادیان دل جنہوں نے اپنی طاقت
کھو دی اور وہ زندگی کے کنارہ کش
کر دے گئے، ان کا (۰.۲۷ ماہ تھا)
جو تھان کی گرفت جو تھی ان کے مانندے
والوں پر دھیل پڑ گئی بلکہ چھوٹ گئی
ادیان میں سے خاص طور پر عیاسیت
کا ذکر کرتا ہو، آپ ان ادیان کی
تاریخ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا
کہ ان ادیان کا انحطاط شروع ہوا
دست برداری کے عمل سے یعنی تاریخی
تنازلے، مثلاً اچھا من مسئلہ میں
زیادہ اصرار کرنے کی ضرورت نہیں ہے
چلو چھوڑ دو اس کو، ہنگامہ کرنے کی
ضرورت نہیں ہے، کسی نے کہا کہ عارضی
طور پر مان لو، کسی نے کہا کہ اس وقت
مان نتیجے اس کے بعد پھر ہم سمجھا دینے
ہم مطمئن کر دیں گے ہو جائے گا،
یہیں جن لوگوں کی نقلیے قوموں اور
ذرا ہب کی تاریخ پر اور آسمانی تعلیمات
کی تاریخ پر، وہ جانتے ہیں کہ یہ پہلی
پیپلی ہوئی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ
وہ چیز واضح ہو، منصوص ہو مولک ہو
اور اسیں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو، وہ
دین کا جزو ہو، ہم بالکل ان لوگوں
کے ساتھ نہیں ہیں جو فرضی چیزوں پر
قوموں میں، اپنے ساقیوں میں جوش

علماء کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو ناپیں
ان کے پاس کوئی فٹ ہونا چاہئے جس
سے وہ ناچیں کہ بھی کا قد و قامت ہے
یا نہیں، یہ جعل ہے یا اصل، تو علیہنا
معشر اليہود نزلت لا تخفذنا
ذلک الیوم عیداً۔

امیر المؤمنین ہم اس کو ہمیشہ کیتے
عید بنا لیتے ہیں۔

ایے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
جب منتظر انداد سامنے آیا تو اس
اس ہفت توجہ دلانا چاہتا تھا، ہم اسکو
کسی طرح ادا کریں حق نہیں ادا ہوتا کہ
تحما "اینقص الدین و أنا حتیٰ"

کیا کترو بیوت ہو اور میں زندہ ہوں؟
میری زندگی، زندگی کی مستحقی نہیں
ابو بکر کا ہے کے لئے خلیفہ رسول ہے
کا ہے کے لئے نائب، کس نے لوگوں نے
اس کے ہاتھ پر بیعت کی، کس نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر نیاز
کے لئے کھڑا کیا، اور آخری نمازوں میں
امام بنایا۔ میری آنکھوں کے سامنے
میکر دستخط دیکھتے میری زندگی میں
کترو بیوت کی جائے اور میں زندہ ہوں
جیفہ میری زندگی پر میں زندہ
رہنے کے قابل نہیں، میں کیا انشاہ اور اسکے
رسول کو منہ دکھاؤں گا؟

میکر دکھاؤ! یک دھر
ابو بکر فرمائے زم تھا اسی حرم عظیم نے
تاریخ کارخ بدلتا دیا، عربی میں کہتے ہیں :
ارغم التاریخ علی اَن ينحو
خَوَأْغَيِرَهُ خَوَأْجَدِيدًا۔

تاریخ کو محور کر دیا، گردن پیوں پر کی
لئے کوئی سکر باقی نہیں رہی تھا اسے
ہٹاک ہونے کی لیکن اٹھنے تکہیں اپنی
حکمت سے محفوظ رکھا۔

اسی طرح سے جب اس یہودی
نے کہا کہ: لوعلینا معاشر اليہود
نزلت، تو اس کے چہرے پر ایک
رنگ آیا ہو گا، حسرت کا رنگ آیا ہو گا کہ
افسوس ہے ہم یہودیوں کے حق میں بیات
نہیں ہاڑل ہوئی جس کا نتیجہ ہوا کہ روز
ایک دن بتوت کفر ایسا ہوتا ہے۔ ایک
مشیبت ہے، ایک سبق کام ہمارے

ایک انعامی وظیفہ کا اعلان

۲۶ جون ۱۹۸۹ء کو طلبہ کی انجمن "الاصلاح" کی نئی کامیابی نے اپنا فتحتاجی جلسہ منعقد کیا۔ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین نددی مدظلہ نے خطاب فرمایا، الاصلاح کی افادیت، خصوصیت اور اس سے متفہم ہونے کے رہنمائی اصول بیان کئے، اس موقع پر محدث تعلیم مولانا عبدالحکیم عباس نددی نے ایک انعامی ذمیف (اسکارشپ) کا اعلان کیا جوان طلبہ کو دیا جائیگا۔ جو دو ران تعلیم اپنا علمی تفوق ثابت کریں گے مزید ذمیف پوتے تعلیمی سال میں دیا جائیگا اور انعام یا فتح طالب علم کو "طالب مثالی" کی سند دی جائے گی، جس کا درجہ غیر علی یا نیوریٹس میں علمی سند سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ "مثال طالب علم" کا تعزیز اساتذہ کو، گروہ، انجمن کو دیا جائے گا۔

”**شال طالب علم**“ کا عین اساتذہ کویں گے۔ اور ایک تجسسی لگو نامزد کوئے گی، ”**شال طالب علم**“ کے انتخاب میں بنیادی امور یہ ہوں گے۔

- ۱۔ اوسط عاضری سبے زیادہ ہو۔
- ۲۔ اساتذہ کی شہادت کے دھ اپنی کتاب یا مکافم کے لئے سے تاریخوں کر

ایسا کتاب ہے، اور ان کی ہدایت کے بموجب اپنے فن کی کتابیں (علاوہ درسی کتاب کے) مطالعہ کرتا رہا۔

— اخلاقی معاشر بنتد ہو۔ ۳۔ انتظامی ادارہ اس کے تعامل سے خوش ہو۔

نے واے علیمی سال میں دارالعلوم کے طالب علم ہوں گے، جس طالب علم کے لی متحب ہونے کا علاج اس وقت ہوا جو دہلی راجہ نے مدد کیا۔

منشی مددی جائے گی۔ البتہ انتخابی کمیٹی کوئی یک مشترک رقم، جو سال بھر کے
نہ سے نہن یا اس سے کم ہو، دنातھ پر سکھ رہے

وظیفہ کی مقدار ملے علیاً اس توارد پے ماہوار۔ ملے عالمیں مہ
بے، اور شانویہ بیس. ۵ رہتے ماہوار ہو گی، خصوصی کے قلمروں کا امداد

تیلیہ دھیفہ کا نام سابقہ ناظم نہدہ افسار مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم

اپر "النحوة الحسینیة للفتوحات" ہو گا۔
اہل سحر کے تعاون سے کسی غاص من میں میا: ما صر کر تھا اون سچے: نہادم یا اندھی و نکانہ کی تحریر درج ہے

اس کی نوبت آئے اس کا جواز پیدا ہو
کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، جس ملک
میں یکڑیں کی تعداد میں عورتیں جدال
بخاری ہوں اور ابھی میں نے پرہا اخبار
کے پہلے صفحہ پر تھا کہ مفت کونڈے
ذیر ہک کر دڑا کو نیم (.....) چوری کی
ہے جو کیوں کے لئے اور یہی فون دعیرہ
کے لئے تھا، جس ملک میں ایسا کوشش ہو
جس ملک میں ایسی بے فیکری ہو، جس
ملک میں ایسی رشوت خوری ہو جس ملک
میں امن دامان کی یہ حالت ہو کہ قسادت
ہوتے ہوں، دن دنگاڑے قل ہوتے
ہوں، برادریوں اور گھر کے گھر کا صفائی
کر دیا جاتا ہو دباں اس کی فحشت کیے
اُنی کو آپ ایک ایسی چیز کو جس پر
کوئی چیز موقوت نہیں ہے، نہ اس
ملک کا امن دامان، نہ اس ملک کا استظام
یکسان سول کوڑے کے نفاذ سے
قومی بیکھرتی اور وحدت پیدا ہونے کی بات
کی عاری سے مکتا۔

بلا جلے، وہ تاریخ پڑھا جائے
جس سے باہمی اعتماد پیدا ہو، ایپت
نے جو ہندستان کی ایک مستند تاریخ
لکھی ہے، اس میں اس نے لکھا ہے کہ
یہ نے ایسا مواد جمع کر دیا ہے اس
کتاب میں کہ اب ہندو مسلم کے دل بھی
ہنسیں مل سکتے، اور پھر اس کے بعد دوسرے
مورث آئے، اور کچھ عرصہ پہلے لوک پتی تباہی کا
مشتروں ہندی کے پر پھے یہ شائع ہوا
کہ یہ تاریخ جعلی ہے جو بنائی گئی ہے
اوونگ زیر ہرگز ظالم نہیں تھا وہ
سے اس کا بچھہ تعلق نہیں، دیکھ لیجئے
(فدا نخواست یہ ہوا ک) کسی کے یہاں
ہندو دل کے طریقہ پر نکاح ہو گیا، کسی
لے یہاں ہندو طریقہ پر طلاق ہوتی،
اس سے کیا وحدت پیدا ہو گئی، ایک
بلکہ نکاح ہوتا ہے، کہیں کوئی اور دافع
پیش آتا ہے ترک کی تقسیم ہوتی ہے جو
بھی نہیں ہوتی ہے
عام زندگی پر تو اس کا کوئی اثر نہیں
ہے، میں کہت ابou کہ اس سے بہتر یہ

اور دل ریب ہر روز قام ہیں ہھا وہ
 تو سر قلم کر دیا کرتا تھا اس کا بخوبی
 ڈھا کر مسجد بنائے، لہذا اس کہتا ہوں
 کہ آپ تاریخ بدلتے، تعلیم بدلتے، آپ
 تحریر و تصییف کا طریقہ بدلتے، آپ جھوٹ
 پچھات کو نا برابری کو ختم کر جائے، پھر
 دیکھئے کہ کسی وعدت پیدا ہوتی ہے،
 ہے کہ آپ دس برس کے لئے اس کا بخوبی
 کہنے کے چھوٹ پچھات ختم کر دیجئے، پسند
 مسلمان کے ساتھ کھانا کھائے، اور
 مسلمان ہندو کے ساتھ، مگر میں شرط
 رکھتا ہوں کہ ایک تھالی میں کھانا کھائے،
 اور ایک دستر خوان پر نہیں، دس برس تک
 کھانا کھا کر اس طرح دیکھئے کہ کسے دل

بیدا ہوتی ہے۔ دحدت اگر اس دھدیں رہیں دھد اور سوں بودے ایڈ دھیے سے کیا
دھدت پیدا ہوگی ہے۔

پیدا ہوتے ہے کہ آدمی کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ طلباء عزیز! آپ

بھا جائے، اسکے
ہوت کو اپنے عہد اسکی
بھر بیٹھ کو اپنے بھو
الدین، اُن ساحم، اُن سارے

لک سمجھا جائے اس رہتے ہوئے ہندوستان میں آئندا
اہر شغف ذمہ دار ہو کامورخ یہ نہ لکھیے کہ اتنے بڑے علار

۱۰۷ ایک دوسرے کا تھے، اتنے بڑے بڑے مدارس تھے
لئے تینوں بڑے بڑے رہائش کوڈے تھے،
مکمل ہو، نظام عملے

ہیو، کافی نہیں، شہر وون کو احساس ہونا چاہیے کہ وہ مطمئن ہیں۔ یہ فیصلہ کو دہ مطمئن ہاس اصل میں صاحب معاملہ سے متعلق ہے۔ فرض کیجئے کہ کوئی کتابے کہ آپ اچھے فاسے ہیں۔ وہ کتابے کہ بھی میکر پیٹ میں درد ہے۔ میں بے قرار ہوں، میں تڑپ رہا ہوں لیکن دوسرا کہے کہ نہیں صاحب! آپ تو اچھے نظر آتے ہیں۔ تو کیا یہ بات مانے جائے گی ایسے ہی کوئی شخص کے کہ آپ محفوظ ہیں، وہ کتابے، مجھے معلوم ہے کہ میکر گھر ڈاک پڑنے والا ہے مجھے دھمکی کے خط لے ہیں۔ اور میں آدازیں سن رہا ہوں، میں کیسے سووں وہ کتابے، نہیں صاحب آپ سے یہ اعلیناں سے، آپ بالکل محفوظ ہیں تو یہ بالکل معنوی بات ہے، محفوظ ہونے کا احساس بھی ضروری ہے، اور دہ احساس اتنا قیمتی اور اثر ڈالنے والا ہے کہ بتنا محفوظ ہونا بھی نہیں، ایک شخص محفوظ ہے، لیکن اپنے کو محفوظ محسوس نہیں

مرتبہ ان لہسٹھ بھی سے بات ہوتی تو انھوں نے اخبار میں لکھا اور کہا کہ "ہمارا مقاطعہ کیا گیا، ہمکے نال اور بھنگی بند کئے گئے، ہم جب جنگ آزادی میں کانگریس میں شریک ہو گئے تو ہمارے ہم مذہبوں نے ہمارا مقاطعہ کیا، آپ کا کس نے مقاطعہ کیا، آپ توجیل کے بعد براہ راست کر سکی پر پھوپخ گئے، اور ہم نے توکیا کیا سنا، اور ہمارے قابل تھے بزرگوں نے کیا کیا سنا، ان پر نگ باری ہوئی، مولانا آزاد کے سامنہ کیا ہوا مولانا حسین احمد مدینی کے ساتھ کیا ہوا کیا کسی ہندو یہود کے ساتھ وہ ہوا جو حسین احمد مدینی کے ساتھ ہوا ہے، ان کے سامنے نکلے ناچ ناچے ہیں لوگوں نے اٹینشوں پران کی تو ہیں کی ہے پتھر پھینکے ہیں ان پر، سید پوریا کون نی جگہ بے بنگال میں، جب وہ خبر برھی صحی، تو نظام الدین میں میں موجود تھا حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری تشریف رکھتے تھے، حفت شیخ ایجنس

بھروسہ مسلمان ہو سلا ہے اور لا اور یہاں تک کہتا ہوں کہ جہاں تک جمہوریت کا تسلیم ہے بالکل ممکن ہے کہ وزیر عظم بھی مسلمان ہو کسی وقت، اور میں کہتا ہوں کہ ہونا چاہئے اس کا ثبوت دینا چاہئے کہ مسلمان وزیر عظم ہو، اور یہ ہندوستان کی جمہوریت کے دعوے کے عین مطابق ہے اور اس کا امکان بھی ہے۔

تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک کے دہ میں کردار پندرہ کردار مسلمان تھری جنہوں نے جنگ آزادی دو شہنشہ روپی ہے، اور کچھی بات یہ ہے، میں صاف کہتا ہوں، اور اس کو اخبار والے چھاپ دیں اور لکھنے والے لکھوں لیں کہ:

۹۹ اگر مسلمان اس شریک آزادی میں لکھے ہوئے تو یہ ہوگز آزاد نہیں ہو سکتا تھا، مسلمان وہ پانہ تھے کہ وہ ترازوں کے جس پلڑے میں ڈال دیئے گئے

کو دیں کہ ہمارے مذہب کا دارالخلافہ میں کچھ روابط پیدا کرنے کے طبقے عالمی زندگی اور معاشرتی زندگی کے اصول، ہلیقے تک دیسیعے تو آپ کو مانتا چاہئے کہ پھر ہماری کوئی تھنگانش نہیں اس میں کسی کو بحث کرنے کا کوئی حق نہیں، اس لئے کہ یہ معاملہ تو ان کا ہے اور آپ کے دستور نے صاف کہدیا ہے کہ مذہب کی آزادی حاصل ہوگی، تو جس کو دہ (علماء کرام) مذہب کہیں دہی حقیقتہ معتبر ہے، آپ مستند علماء سے پوچھئے اور قرآن و حدیث سے ثبوت مانگئے، اتنا بھی ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ قرآن و حدیث سے ثبوت مانگئے، الحمد لله ہمارا قرآن و حدیث ایسا ہے کہ اگر ہم آپ کے سامنے رکھیں تو آپ بھی سمجھ دیں گے، وہ چیستان نہیں ہے، دوسرے کہنا ہب کی طرح محفوظ ایسے الفاظ کر جس کو دہ، ہی چار آدمی سمجھا سکیں، کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ دہ تو رہتی دنیا تک کے بنی نوع انسان کے لئے

وہ سنا، وہ حمیف میں ہو گا۔ اور ایک
ٹنخس محفوظ نہیں ہے لیکن اپنے کو محفوظ
محسوس کرتا ہے وہ سکون کے ساتھ
بُو گا، تو مذہب آزادی کے ساتھ
نیصد خود اس فرقے کے کرنے کا ہے۔
ہم روزمرہ کی حقیقت کے طور پر کہتے ہیں
کوئی پہلی نہیں بھائے اور کوئی
موشکانی نہیں کرتے، ہم کہتے ہیں
کہ دستور کی جب بنیادی دفعہ میں یہ ہے
کہ اس ملک کے بہر شہری کو ہر فرقے کو،

ہدایت درہنمائی کا پیغام مے کر آیا ہے
لہذا جو بھی اسے سمجھنے کی کوشش کریکا
ہدایت یاب ہو گا۔

اب اس کے ازیں و آفاقی قانون
میں بومرافلت اور ترمیم کی سازشیں
ہو رہی ہیں، ہندوستان جیسے جہوں سی
ملک میں یونیفارم یا یکساں سول کوڈ
کی بات چلائی جا رہی ہے، یہ ہمارے
مذہب کے غلات ہے، اس سے ہمارے
مذہب کی آزادی سلب ہوتی ہے، اور
جنگ ہو جائے گی۔

دہ پلٹا فوراً زینے پر
پھوپخ گیا اور جھکے گیا،
اس لئے ک انگریز بھی داقف تھے
کہ مسلمانوں میں کتنی قوت عمل ہے،
تریانی کی کتنی طاقت ہے، اور ان
چجز دل کا رشتہ ان کے مذہب سے جڑا
ہوا ہے، دوسرے مذہبیوں سے جڑا
ہوا اتنا نہیں ہے، جتنا مسلمانوں کے
مذہب کے، تو انہوں نے کہا کہ یہ مذہبی
مذہب کی آزادی سلب ہوتی ہے، اور

ہر بُعد سب سے وحیدہ فی اور اس عقیدہ پر عمل کرنے کی، اس کی تبلیغ داشاعت کی آزادی حاصل ہوگی تو اب اگر مسلمان یہ کہتے ہیں کہ یکجا سوں کوڑے سے، مدن اور عالمی قانون بنانے سے ہماری مذہبی آزادی سلب ہو رہی ہے، اس لئے کہ ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ نکاح اس طرح کرو، ہلائق اس طرح دو، اور وہ ہمارے مذہب کا جزو ہے، پہلے تو یہ بات سمجھنے کی ہے کہ یہ ہمارے مذہب کا جزو ہے دوسرے مذہب، ہمون کا جزو نہیں ہے، ہر مذہب کا معیار خود اس مذہب کی شرح کرنے والے، اس مذہب پر اعتقاد رکھنے والے اس مذہب کے ماننے والوں کا فیصلہ ہے، کہ آپ ہم سے پوچھئے کو ہمارے مذہب کا دائرہ کیا ہے، ہم آپ کو دکھانا دیں قرآن و حدیث سے ثابت

تو وہ مسلمان جنہوں نے اس ملک کو اپنے برا درانِ وطن کے ساتھ مل کر آزاد کرایا، اور کرانا چاہئے تھا، میں بالکل اس کا جواز تسلیم نہیں کر سکتا کہ مسلمان جنگ آزادی میں یقین رہتے یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں پر اولین فرض تھا، دوسروں سے زیادہ فرض تھا کہ اس ملک کو آزاد کرائیں، انہوں نے آزاد کرایا، اور اگر آپ دیکھیں کہ مسلمان رہنماؤں نے کانگریس میں نظریک ہو کر (میں کانگریس کا نام لے کر کہتا ہوں) کتنی قربانیاں دیں، کتنا اپنا مقاطعہ کھرا یا، کتنی انہوں نے تکلیفیں اٹھائیں، اس کا مقابلہ اکثریت کے افراد نہیں کر سکتے تھے۔

مولانا حفظ الدین صاحب جوم (اسہان کے درجے بند کرے) ایک اسی کے دفاع کے لئے ہم سب کے کوششیں ہو رہی ہیں، اور جا بجا جائے ہو رہے ہیں، یہ ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس کے سمجھنے میں کوئی بڑی دشواری نہیں اس لئے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر یونیفارم سوں کو ڈبن لگی، اور کتنی ہی خوش نیتی سے بنا، اور آپ نے اسکو کیسے ہی ہندوستان کے حق میں اور خود مسلمانوں کے حق میں مفید سمجھا، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جن کا معاملہ ہے، اور جو یہاں ہندوستان میں میں گرد وگ کی تعداد میں رہتے ہیں ۱۰ ملکیں دیتے ہیں اور برابر کے شہری ہیں اور اس جمہوری ملک میں ان کا پورا حق ہے، اور وہ حکومت تک کرنے کا پورا استحقاق رکھتے ہیں، اور ہو سکتا ہے اور ہوا کر دوسرے تباہ صندوق جمہوریہ مسلمان ہوئے اور پھر آئندہ بھل صدر

مودودی دوسری کا نہوت احتجام شکوال

مولانا برهان الدین سنبھالی
استاد حدیث و تفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء

درست

مولانا سید ابو الحسن علی دوہی مظلہ

مشائیر سرے کے خطوط

برادر عزیز مولانا ابو الحسن علی حسینی ندوی
لکھا ہے، اور جب کوئی آدمی نہ مٹا،
ادرنہ بالکل پستلام تو وہ اس کے لئے
آپ پرہیز خیر کا شامیانہ سایہ کیں ہے
اس تھیوں کو ان کا نام بتا دیا ہے جب
عمریزی محمد میں ملک ان سے میرے
متلئی معلم کریں گے تو ان کے ذریعہ
انداز مجتہد میں پہنچ جائیں گے، اسکا
اساعیل کو سلام درجت۔

پڑتے نہیں وہ ان دونوں کہانیں
انا الرحل الصبر الذ عاتر فونہ
رفاقت سے ان کو نقصان نہیں پہنچا
بلکہ قائد ہوا، اور اس کی وجہ سے پانی
عینی دانی کے سبب دزارت خارجہ
کے منصب پر پہنچ گئے۔

ظرف بن عبد کے ذیل کے شعر پر،
ہاں اتنا معلوم ہے کہ میری صحبت د
انا الرحل الصبر الذ عاتر فونہ
رفاقت سے ان کو نقصان نہیں پہنچا
عینی دانی کے سبب دزارت خارجہ
الضرب: الرحل العظیم اللحم

(رساہر موسیٰ جو گھوٹ کا ہو)
آپ کے لغوی سوالات کے
بدن کا دہ تھیں ہوں جس کو تم جانتے
ہو، ع. ع. علی میں پھر یہہ بدن پسندید
اور قابل تعریف ہوتا ہے، اس لئے تو
ہم کیسی کے: یہ خط شعبان کا چار
راہیں گذرا جائے پر لکھا گی۔

اما باد! آپ کا گھوٹی نام مورض
معصاب و مشکلات کا مقابلہ کرنے میں
پھری دیتی ہیں، نہ کہ دن
کی اعلماج جوچ بیس گھنٹوں پر مشتمل
ہے، اور جب تائیسوں تاریخ ہو تو
کی مبارکباد اور قبولت کی دنیا بھی
شریک ہوتا ہوں، اور اس نے اپنے
ماقہ دامی کی دہانت کو ساپ کے
قبول فرمائے اور آپ کو جرانے خیز
عطانی کے۔ آپ نے مجھے تیری
جلد ہیچی ہے مرتضیع الداعمی صاحب
کے بستان کے مطابق دوسری اور
چوتھی جدے۔ جراجم اشترخ اُر

اس لئے کرم اور اتنی ہیں، نہ کہ دن
ہیں، پھر شاعر نے کھنڈ پر مشتمل
الحکم ہی میں سرعت دیتی ہی کے ماتھے
کی مبارکباد اور قبولت کی دنیا بھی
شریک ہوتا ہوں، اور اس نے اپنے
ماقہ دامی کی دہانت کو ساپ کے
قبول فرمائے اور آپ کو جرانے خیز
عطانی کے۔ آپ نے مجھے تیری
جلد ہیچی ہے مرتضیع الداعمی صاحب
کے بستان کے مطابق دوسری اور
چوتھی جدے۔ جراجم اشترخ اُر

امید ہے کہ کتاب التہذیب اور اس کے
منطق ہوتا ہے، وہ "الصدع"
نے اُسے سوال کیا تو فرمایا ہے۔
یہی حرث کے فتح اور دوسرے کے
لئے اس کا ایک سفر ۲۱ روزہ ہم کو
شیخ بن باز کو یہی سمجھا ہے جو اُن پیچے
بڑھا جاتا ہے، نفت کی دوسری کتابوں
میں پہنچ گئی۔ آپ کو کتاب التہذیب
ادوبے پن کے دریاں ہو میے آپ کے
یہیں کی تاریخ ۱۸/۲۵ میں کتاب
میں تذہیبی ہوتا مطلع ذیں تاکہ
اکابر عالم مفارقتہا مع السیارات
پورا اُن سے رجوع کریں۔
صفہ پر: الفصیب من
الرجال: پھر یہ بدن کا

ہم اپنے ذہن کو ذرا سا حاضر کریں
تو وہ کام ہمارے لئے اجر کا سبب
بن جائیں یعنی نیت صبح کر لیں جب
نیت صبح ہو گی تو الہام آدمی حرام
سے پچے گا۔ اسلام نے فطری جذبات
کی جتنی رعایت کی ہے اور ادیان
میں اتنی رعایت نہیں کی دوسرے
ذہن میں اتنا جی جذبات کو کچلتا
اور ان کو بالکل مٹانا خدا کے قرب
کرنے کا اور خدا کی خوشنودی کا
ذریعہ بتایا گیا ہے، اسلام نے بتایا
کہ سارے جذبات اور سارے تقاضے
طیبعت کے پورے ہوں یہیں کی خدا تعالیٰ
کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ
فریباں تھا کہ حضرت محدث بن ابی ذی قعده
کا ذہن کس طرف چل رہا ہے اللہ کے
رسول میں نے اسے صبح رخ پر لگا دیا۔
اس ذہم داری کو پورا کرنے کے لئے
میں کمارہا ہوں گویا اللہ کے حکم کی
تفہیم کر رہا ہوں اور ایک فرض
مال کا ۳۴ حصہ صدقہ کیا اللہ کے رسول
نے اس سے کہا کہ اندازہ یہ ہو گا کہ
ادا کر رہا ہوں جب وہ اس جذبے
سے کہا گے کا تو کوئی فرمایا تھا کہ
اور تھارے عزیز واقارب کے لئے
چھوڑ دے تاکہ صبح طریقے سے تیقہ ہو
اور اولاد نہیں ہے۔
وقت تک ان کے نزینہ اولاد نہیں تھی
بھیک ماں کے مخونٹر ہیں اور ہاتھ پھیلانے اور
ہوشی کے لئے اسے کہا گا وہ اسے
کہ اس سے کہا گا اس سارا مال صدقہ کر دوں،
ہوشی کے لئے اسے کہا گا اس سارا مال صدقہ کر دوں،
کہ جس بنتے گا جس بنتک میں ضائع ہے
کہا مکان ہی نہیں جس بنتک کے کھال
دین اسلام کو دین فاطمہ کے لئے
ہوئے کا ڈرہی نہیں، جو بھی دیوالیہ
نہیں ہوتا (ماحدن کمی یعنی دعا
عند اللہ باق) اگر آختر پر ایسا
یقین ہو جس طرح ہونا چاہئے تو آدمی
اللہ کی اقدامات کرے کو ترجیح دی ہے
خوش ہو گا جتنا بناک میں بڑھ کر خوش
ہوتا ہے، حضرت محدث بن ابی ذی قعده
نے یہی چاہا کہ میں اپنا مال اس بناک
میں جس کی صفت گویا خود فرقان نے
یہ بیان فرمائی ہے "ماحدن کم یعنی
و ماحدن اللہ باق" جو جمع کر دوں تو
حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک ایماندار کے سوچتے کا انداز بناک
مختلف ہمہ جس کام کو غیر مسلم طیبعت کا
تقاضہ یارو دے سمجھ کر یا ضرورت سمجھ
کر کرتا ہے، لیکن ایک ایماندار ان
ایماندار کا میں کو دین کا تقاضہ
سمجھ کر کرتا ہے جو اسے ہر کام میں اجر
لٹاتا ہے اس کی زندگی خیر ہی خیر بن
راہیں صدقہ کرنے کی اجازت دی دیجئے
آئت نے فرمایا، ہاں یہ کر سکتے ہو۔ ایک
تہائی مال اللہ کی راہ میں خرچ کر جاؤ
اور اس کو کوئی کرم ممکن نہیں ہے
بہت ہے اور اس کے بعد جو بات آپ

میں اپنے ذہن کو ذرا سا حاضر کریں
تھے اور اجر حاصل کرتا ہے اور اگر
بن جائیں یعنی نیت صبح کر لیں جب
نیت صبح ہو گی تو الہام آدمی حرام
سے پچے گا۔ اسلام نے فطری جذبات
کی جتنی رعایت کی ہے اور ادیان
میں اتنی رعایت نہیں کی دوسرے
ذہن میں اتنا جی جذبات کو کچلتا
پھر شر ہو یا ظاہری طور پر خیر ہو،
اسلام نے اتنا جی جذبات کی رعایت
کی ہے۔ اس کا مطلب یہی کہ ہر کام
شر علی تقاضے کو لظائف ادا کر کے اگر
لطیلے۔ آپ نے فرمایا جسکا مفہوم یہ
ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا
مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ اس فقیروں
میں کامی کے کامے کا انداز یہ ہو گا کہ
اللہ نے مجھ پر میری ابیہ اور پیجوں
کی پرورش کی ذمہ داری رکھی ہے
چھوڑ دے تاکہ صبح طریقے سے تیقہ ہو
اور اس کے نتیجے میں وہ فقر و فاقہ
محفوظ رہیں اور ہاتھ پھیلانے اور
بھیک مانگنے مخونٹر ہیں یہ بہتر ہے
اس سے کہ تم سارا مال صدقہ کر جاؤ
ماہنہ سے اجرت کو سامنے رکھا، صدقہ
اور تھارے عزیز واقارب بھیک
ماہنگ پھریں یا دیکھنے اسلام نے اتنا
کہ جس بنتے گا جس بنتک میں ضائع ہے
کہا مکان ہی نہیں جس بنتک کے کھال
دین اسلام کو دین فاطمہ کے لئے
ہوئے کا ڈرہی نہیں، جو بھی دیوالیہ
نہیں ہوتا (ماحدن کم یعنی دعا
عند اللہ باق) اگر آختر پر ایسا
یقین ہو جس طرح ہونا چاہئے تو آدمی
اللہ کی اقدامات کرے کو ترجیح دی ہے
خوش ہو گا جتنا بناک میں بڑھ کر خوش
ہوتا ہے، حضرت محدث بن ابی ذی قعده
نے یہی چاہا کہ میں اپنا مال اس بناک
میں لفڑ دے کو تو وہ بھی صدقہ ہے۔
رکھ کر اقدامات کرے کو ترجیح دی ہے
اسی روایت کے اندر یہ بھی ہے کہ تم
پہنچ پہنچ پر خرچ کر دے تو یہ بھی
صدقہ ہے حتی کہ تم اپنی بیوی کے سبب یہ
ہوئے کے ان میں سے ایک سبب یہ
بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کافی تھا
کہ اس نے رکھنا اور اخترت کو سامنے
رکھنا اور اخترت کو سامنے
رکھ کر اقدامات کرے کو ترجیح دی ہے
اسی روایت کے اندر یہ بھی ہے کہ تم
پہنچ پہنچ پر خرچ کر دے تو یہ بھی
صدقہ ہے حتی کہ تم اپنی بیوی کے سبب یہ
ہوئے کے ان میں سے ایک سبب یہ
بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کافی تھا
کہ اس نے رکھنا اور اخترت کو سامنے
رکھ کر اقدامات کرے کو ترجیح دی ہے
یہ روایت حدیث کی نامہ ایم کن بولیں
صحیعین میں بھی۔ مادا نہ کر دوں تو
حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک ایماندار کے سوچتے کا انداز بناک
مختلف ہمہ جس کام کو غیر مسلم طیبعت کا
تقاضہ یارو دے سمجھ کر یا ضرورت سمجھ
لے ہماں کہ پھر آپ کو اللہ کی راہ
میں صدقہ کرنے کی اجازت دے دیں
اپ نے من فرمایا، انہوں نے کہا
کہ آدم حاصل صدقہ کو دوں آدھا چھوڑ
جاوں، انہوں نے کہا تھے مال اللہ
راہیں صدقہ کرنے کی اجازت دے دیں
آئت نے فرمایا، ہاں یہ کر سکتے ہو۔ ایک
تہائی مال اللہ کی راہ میں خرچ کر جاؤ
اور اس کو کوئی کرم ممکن نہیں ہے
بہت ہے اور اس کے بعد جو بات آپ

عِلْم

محمد الداڑھ سارندوی

متصوبہ شامل ہوئے قاموس القرآن الکریم

کا ترتیب خدمات اسلامی طب قانون اور

اخلاق کا نسل اور مالک اسلامی کے کلیل

متعلق معلومات ہوئیں

ایک علیحدہ فہیمہ شامل ہوگا؛

عالم اسلام کا اسی مکمل پیدیا

تعمیم اسلامی کا نظریہ کے تجسس

چون کافر نہیں جو سینیکا میں اگلی جزوی

میں ہوگی اس میں ایم کویت عالم اسلامی کا

دامتہ المعرفت دانیا مکمل پیدیا ہے

جن میں عالم اسلام کے متعلق واقعیات

ہوں گی اس دامتہ المعرفت میں تعمیم عالی

کافر نہیں میں شامل ۲۵ مالک کی آبادی

بود و باس، تعلیم تاریخ اور جنت ایامی معلومات

شامل ہوئی اس دامتہ المعرفت کو کویت

کی وزارت مندوہ بندی تیار کرای ہے جوں

ام کا علان ایم کویت نے مالک اسلامی کے

دفترے ایک جلد میں جمع کر کر فراہم کیا

پوچھ کا نظر نہیں ایک میراثی مکمل ہے

یہ دامتہ المعرفت تین جلدیوں میں

۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس میں ہر

رکن ملک کے متعلق تفصیلی معلومات ہوئیں
مذکورہ معلومات کے علاوہ اس دامتہ المعرفت
میں ان تمام مسائل و قضاۓ کا بھی احاطہ
بوجا عالم کو دیشیں ہیں اور اس کے بعد کہ حل
تھیار دوں کی متذکرہ غریباری کا علومن سوی
عرب کے ذریعہ شہزادہ سلطان
ابن عبد الرحیم اپنے اخنوہ درودہ فرانس
کے موقع پر کریں گے "الحمد لله" کے متعلق
اسلامیہ عالم اسلام کا رہنمیں کے متعلق
ایک علیحدہ فہیمہ شامل ہوگا؛

مقبوضہ فلسطین میں ہر پاچواں
شخص جیل میں ہے؛

قطر کی فرماداں ایجنسی کے نام
نگار کا کہنا ہے کمپونڈ فلسطین کی
آبادی میں ہر پاچواں شخص جیل میں ہے
اور بعض وقت جیسا کہ ایک یہودی اخبار

علیہ خداوند ایک مدعا مکاحفہ کو گرفتار شکن
کیا اور اس کا کام اگلے اکتوبر میں مکمل ہو
چکے،

سودی عرب فرانس سے طحالی
ارب ڈالر کا اسلام خریدے گا

سودی عرب فرانس سے تھبادا

کی مجموعی مالیت اکروڑ ۸۰ لاکر کے قرب

ہے تا ۱۰ جم کوت طیاروں کی بات پر بطلیں میں؛

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہر تین شخص میں ایک گرفتار ہے

کی مجموعی مالیت ہ